پہلا حصہ

روایتوں کی تحقیق

عبدمصطفی
صابر اسماعیلی

PUBLISHER:
SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

پہلا حصہ

روایتوں کی تحقیق

عبد مصطفی
صابر اسماعیلی

PUBLISHER:
SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

نام: روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)
از قلم: عبد مصطفی، صابر اسماعیلی
زبان: اردو
موضوع: تحقیق
کمپوزنگ: عبد مصطفی آفیشل
ناشر: صابیا ورچوئل پبلی کیشن
سَنَہ اشاعت: اکتوبر 2021 (ربیع الاول 1443 ہجری)
صفحات: 45

All Rights Reserved.
Sabiya Virtual Publication

آغاز

روایات وواقعات کی تحقیق پر ہم نے یہ سلسلہ بنام "روایتوں کی تحقیق" شروع کیا ہے جس کا پہلا حصہ ہم پیش کر رہے ہیں۔ اس میں ہم نے مختلف روایات کی تحقیق پیش کی ہے۔ جو روایات صحیح اور مستند ہیں ان کی تحقیق میں حوالے نقل کیے ہیں اور موضوع و منگھڑت روایات کا دلائل کے ساتھ رد کیا ہے۔ قارئین کے ذوق کے لیے ہم نے درمیان میں قصہ گو مقررین کے کچھ مزے دار واقعات بھی نقل کیے ہیں جنھیں پڑھ کر آپ ضرور لطف اندوز ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

عبد مصطفی

محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی

فہرست

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی 5

دیوبندیوں، وہابیوں اور شیعوں کی کتب سے ثبوت: 8

کتب عامہ اور تاریخ ولادت: 9

کتب نصاب، انگریزی کتب اور بارہویں تاریخ: 12

میلاد النبی کی فضیلت پر بے اصل روایات 14

کیا ایک بڑھیا ہمارے نبی پر کوڑا ڈالتی تھی؟ 17

دعاے مصطفی ﷺ اور حضرت امیر معاویہ 19

حضرت امیر معاویہ مومنوں کے ماموں ہیں 23

امام اعمش اور قصہ گو مقرر 26

حضور غوث پاک اور دھوبی کا جھوٹا واقعہ 28

کیا حضور غوث پاک اور سرکار غریب نواز کی ملاقات ہوئی؟ 30

تفریح الخاطر میں ایک جھوٹی روایت 32

بارہ سال پہلے ڈوبی ہوئی بارات 34

تو میرا غلام، تیرا باپ میرے نانا کا غلام 37

جا تجھے سات بیٹے ہوں گے 39

حضور غوث پاک کا خواب 41

کتے کی تخلیق پر ایک بے اصل روایت 42

امام شعبی اور جھوٹا مقرر 43

اردو زبان میں ہماری دوسری کتابیں اور رسالے: 44

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ولادت ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو ہوئی اور اس پر ہمارے پاس کثرت سے دلائل موجود ہیں- تاریخ ولادت میں اختلاف بھی ہے لیکن جمہور کے نزدیک بارہ ربیع الاول ہی درست ہے- ذیل میں کچھ کتابوں کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں تاریخ ولادت "بارہ ربیع الاول" کو ہی قرار دیا گیا ہے-

(1) سیرت ابن اسحاق بہ حوالہ الوفا، ص 87

(2) سیرت ابن ہشام، ج 1، ص 107

(3) تاریخ الامم والملوک المعروف بہ تاریخ طبری، ج 2، ص 125

(4) اعلام النبوۃ، ص 192

(5) المستدرک للحاکم، ج 2، ص 603

(6) عیون الاثر، ج 1، ص 33

(7) تاریخ ابن خلدون، ج 2، ص 394

(8) سیرت ابن خلدون، ص 81

(9) المورد الروی للقاری، ص 96

(10) محمد رسول اللہ، ج 1، ص 102

(11) حجۃ اللہ علی العالمین، ج 1، ص 231

(12) ماثبت بالسنۃ، ص 31

(13) نور الابصار، ص 13

(14) النعمۃ الکبری، ص 20

(15) تاریخ اسلامی، ص 35

(16) معارج النبوۃ، ج 1، ص 37

(17) مدارج النبوۃ، ج 2، ص 18

(18) سیرت حلبیہ، ج 1، ص 93

(19) المواہب اللدنیۃ، ج 1، ص 132

(20) بلوغ الامانی، ج 2، ص 189

(21) تاریخ الخمیس، ص 196

(22) البدایہ والنھایہ، ج 2، ص 260

(23) بیان المیلاد النبوی، ص 50

(24) فتح الباری، ج 8، ص 130

(25) فقیھہ السنۃ، ص 60

(26) کتاب اللطائف، ص 230

(27)سرورالقلوب، ص11

(28)فتاوی رضویہ، ج26، ص411

(29)اسلامی زندگی، ص106

(30)فتاوی نعیمیہ، ص46

(31)تبرکات صدرالافاضل، ص199

(32)رسائل کاظمی، ص2

(33)سیرت رسول عربی، ص43

(34)ذکرالحسین، ص116

(35)فتاوی مہریہ، ص110

(36)جنتی زیور، ص473

(37)دین مصطفی، ص84

(38)محمد نور، ص56

(39)کتاب فارسی، ص80

(40)انوار شریعت، ص9

(41)الخطیب، ص121

(42)تواریخ حبیب الہ، ص13

(43) جمال رسول، ص 11

(44) رسالہ میلاد نمبر، ص 24

(45) پیش لفظ تصفیہ مابین سنی و شیعہ

(46) فیصلہ ہفت مسئلہ، ص 4

دیوبندیوں، وہابیوں اور شیعوں کی کتب سے ثبوت:

(47) میلاد النبی از اشرف علی تھانوی، ص 90

(48) سیرت خاتم الانبیا، ص 19، 20

(49) ہادی عالم، ص 43

(50) ہفت روزہ، مارچ 1977، ص 7، 18

(51) قصص النبیین، ج 5، ص 27

(52) نفحۃ العرب، ص 141

(53) خاتون پاکستان رسول نمبر، ص 36

(54) رحمت عالم، ص 13

(55) ماہنامہ محفل لاہور، مارچ 1981، ص 65

(56) خاتون پاکستان رسول نمبر، ص 839

(57) الشمامۃ العنبریہ، ص 8

(58)رسول اکرم ﷺ، ص21،22

(59)اکرام محمدی، ص270

(60)سیرۃ الرسول، محمد بن عبدالوہاب

(61)سید الکونین، ص60

(62)حیاۃ القلوب، ج2، ص112

کتب عامہ اور تاریخ ولادت:

(63)سید الوری، ج1، ص88

(64)سیرت احمد مجتبی، ج1، ص5،147،149

(65)تاریخ مکۃ المکرمہ، ج1، ص211

(66)الامین ﷺ، ص191

(67)محمد سید لولاک، ص118

(68)ہمارے پیغمبر، ص219

(69)ہمارے رسول پاک، ص43

(70)کتاب شان محمد، ص234

(71)محمد رسول اللہ، ص30

(72)شواہد النبوۃ، ص52

(73)معلومات عامہ، ص61

(74)نور کامل، ص36

(75)اسلامی تہذیب و تمدن، ص347

(76)ماہنامہ ترجمان اویس، ص71

(77)ماہنامہ نور الحبیب، اکتوبر1989، ص41

(78)سیرت کوئز، ص18

(79)موضع القرآن، ص33

(80)کیلنڈر از علامہ اکرم رضوی

(81)جان جاناں، ص117

(82)علموا اولادکم محبت رسول اللہ، ص99

(83)خاتم النبیین، ص118

(84)حیات محمد ﷺ، ص26

(85)ماہنامہ جام عرفان، اکتوبر1984

(86)ہفت روزہ الفقیہ، میلاد نمبر1932، ص140

(87)نورانی شمع ترجمہ قرآن مجید، ص13

(88)تاریخ اسلام از محمود الحسن، ص31

(89)تاریخ ملت، ص34

(90)رسالت مآب، ص9

(91)خاتم المرسلین، ص78

(92)تفسیر ضیاء القرآن، ج5، ص665

(93)حاشیہ الروض الانف، ج1، ص107

(94)ضیاے حرم، عید میلاد النبی نمبر، ص184

(95)سیرت سرور عالم، ص93

(96)خطبات الاحمدیہ، ص12

(97)اسلام کی پہلی عید، ص33

(98)فضیلت کی راتیں، ص27

(99)اشرف السیر، ص146

(100)سیرت رسول اکرم، ص7

(101)ماہنامہ التزکیہ، جولائی2002، ص11

(102)جواز الاختفال، ص12

(103)برکات میلاد شریف، ص3

(104)ہمارے حضور، 17

(105) زریں فرمودات، ص401

(106) بھاگوات پران، باب2، شلوک18 بہ حوالہ جان جاناں

(107) الدرا لمنتظم، ص89

(108) انوار شریعت، ص9

(109) قومی دائجسٹ، خصوصی نمبر1989، ص50

(110) الخطیب، ص121

(111) فقہ السیرۃ، ص60

(112) نشر الطیب از تھانوی، ص22

(113) حیات رسول، ص92

(114) محبوب کے حسن و جمال کا منظر، ص11

(115) عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت، ص1

کتب نصاب، انگریزی کتب اور بارہویں تاریخ:

(116) خالد دینیات برائے جماعت سوم

(117) دینیات برائے جماعت پنجم، ص55

(118) الکتاب العربی برائے جماعت ہفتم، ص16

(119) اردو کی ساتویں کتاب، ص17

(120)اردو کی آٹھویں کتاب، ص3

(121)اردو کی آٹھویں کتاب، ص18

(122)اسلامیات نہم ودہم، ص88

(123)مطالعہ پاکستان نہم ودہم، ص119

(124)اسلامیات لازمی بی اے

(125)معیار اسلامیات لازمی بی اے

(126)اردو، دائرہ معارف اسلامیہ، 12، 19

(127)مقالہ سیرت محمد رسول اللہ ﷺ، ص12

(128)انگلش کی آٹھویں، ص1، پنجاب تیکسٹ بک بورڈ

(129)انگلش کی دسویں، ص5

(130)سیرت رسول اللہ، آکسفورڈ یونیورسٹی لندن، ص69

(131)دی لائف آف محمد، ص23

(132)محمد دی فائنل میسنجر، ص50

(133)پروس پیکٹس، 2010، ص162

(ملخصاً: بارہ ربیع الاول ایک جامع تحقیق)

میلاد النبی کی فضیلت پر بے اصل روایات

میلاد مصطفی ﷺ پر خوشیاں منانا اور اس پر رقم خرچ کرنا ایک جائز و مستحسن عمل ہے لیکن اس کی فضیلت بیان کرنے کے لیے کسی غیر ثابت روایت کو بیان کرنا ہر گز درست نہیں۔ میلاد النبی پر رقم خرچ کرنے کی فضیلت پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا قول بیان کیا جاتا ہے کہ "جو شخص میلاد پر ایک درہم خرچ کرتا ہے وہ کل قیامت کے دن جنت میں میرے ساتھ ہوگا" اس کے علاوہ بھی کچھ ملتے جلتے اقوال خلفاے راشدین اور دیگر بزرگانِ دین کے حوالے سے بیان کیے جاتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد عرفان مدنی حفظہ اللہ (المتخصص فی الفقہ الاسلامی) لکھتے ہیں کہ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف منسوب) مذکورہ بالا روایت حدیث کی کسی مستند کتاب میں نہیں ملتی۔ یہ روایت "النعمۃ الکبری" کتاب میں موجود ہے اور یہ کتاب علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی طرف منسوب ہے، لیکن اصل کتاب "النعمۃ الکبری" جو علامہ ابن حجر مکی کی ہے، اس میں یہ روایت موجود نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب جس میں یہ روایت ہے، یہ علامہ ابن حجر مکی کی اصل کتاب نہیں ہے۔

حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ نے اس کے جو جوابات دیے ہیں ان میں سے چند پیش خدمت ہے:

(1) علامہ ابن حجر مکی دسویں صدی کے بزرگ ہیں تو لازمی امر ہے کہ انھوں نے مذکورہ بالا روایت صحابۂ کرام سے نہیں سنی لہذا وہ سند معلوم ہونی چاہیے جس کی بنا پر احادیث روایت کی گئی ہیں خواہ وہ سند ضعیف ہی کیوں نہ ہو یا ان روایات کا کوئی مستند ماخذ ملنا چاہیے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسناد دین سے ہیں، اگر سند نہ ہوتی تو جس کے دل میں جو آتا کہہ دیتا۔

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو تم کو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمھارے آبانے، تم ان سے دور رہنا۔ سوال یہ ہے کہ خلفاے راشدین رضی اللہ تعالی عنھم اور دیگر بزرگان دین کے یہ ارشادات امام احمد رضا بریلوی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، امام ربانی مجدد الف ثانی، ملا علی قاری، امام سیوطی، علامہ نبہانی رحمھم اللہ تعالی اور دیگر علماے اسلام کی نگاہوں سے کیوں پوشیدہ رہے؟ جب کہ ان حضرات کی وسعت علمی کے اپنے اور بیگانے سب ہی معترف ہیں۔

(3) علامہ یوسف نبہانی رحمہ اللہ نے جواہر البحار کی جلد سوم میں علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کے اصل رسالے "النعمۃ الکبری" کی تلخیص نقل کی ہے جو خود علامہ ابن

حجر مکی نے تیار کی تھی- اصل کتاب میں ہر بات پوری سند کے ساتھ بیان کی گئی تھی، تلخیص میں سندوں کو حذف کر دیا گیا ہے- ابن حجر فرماتے ہیں کہ میری کتاب واضعین کی وضع اور ملحد و مفتری لوگوں کے انتساب سے خالی ہے جب کہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو میلاد نامے پائے جاتے ہیں ان میں اکثر موضوع اور جھوٹی روایات موجود ہیں- اس کتاب میں خلفاے راشدین اور دیگر بزرگان دین کے مذکورہ بالا اقوال کا نام و نشان تک نہیں ہے- اس سے نتیجہ نکالنے میں کوئی دشواری نہیں آتی کہ یہ ایک جعلی کتاب ہے جو علامہ ابن حجر مکی کی طرف منسوب کر دی گئی ہے- علامہ سید محمد عابدین شامی (صاحب رد المحتار) کے بھتیجے علامہ سید احمد عابدین شامی نے اصل نعمۃ کبری کی شرح نثر الدر علی مولد ابن حجر لکھی جس کے جس کے متعدد اقتباسات علامہ نبہانی نے جواہر البحار جلد سوم میں نقل کیے ہیں، اس میں بھی خلفاے راشدین کے مذکورہ بالا اقوال کا کوئی ذکر نہیں ہے-

(مجلہ البرہان الحق، جنوری تا مارچ 2012، ص 9 تا 11)

کیا ایک بڑھیا ہمارے نبی پر کوڑا ڈالتی تھی؟

حضور اکرم، سید عالم ﷺ کے اخلاق و کردار کو بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بوڑھی عورت تھی جو ہمارے نبی ﷺ پر روزانہ کوڑا پھینکا کرتی تھی مگر ہمارے نبی اسے کچھ نہیں کہتے تھے- وہ بڑھیا جب بیمار پڑی تو حضور ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اسے دعائیں بھی دیں؛ جب اس بڑھیا نے یہ کریمانہ انداز دیکھا تو ایمان لے آئی!

یہ واقعہ اتنا مشہور ہے کہ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کو زبانی یاد ہے- اگر کسی مقرر کو تقریر کے لیے "اخلاق مصطفی" موضوع دیا جائے تو اس روایت کو بیان کیے بنا اس کی تقریر ہی مکمل نہیں ہو گی اور ہو گئی تو یہ انوکھی بات ہے- کچھ لوگوں کی زبانوں پر ایک جملہ گردش کرتے رہتا ہے کہ "اسلام تلوار سے نہیں پھیلا" اور اس جملے کے ساتھ یہ واقعہ ایسا جڑا ہوا ہے گویا ایک کے بغیر دوسرا ادھورا ہے- نیز ایک طبقہ جو کہتا ہے کہ کسی کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے، وہ بھی اس واقعے کو حفظ ضرور کرتا ہے اور اسے دلیل بنا کر کہتا ہے کہ دیکھو نبی نے تو اپنے اوپر کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کو بھی برا بھلا نہیں کہا لہذا ہمیں بھی کسی کو.....الخ-

ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ روایت حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں! اگر ہے تو دکھائی جائے- اسی روایت کے متعلق ایک وسیع المطالعہ بزرگ، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، شارح بخاری، حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا جس کے جواب میں آپ رحمہ اللہ نے لکھا کہ کوڑا کرکٹ ڈالنے کی روایت اس وقت یاد نہیں ہے (لہذا) اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا-

(فتاوی شارح بخاری، ج 1، ص 415)

مجاہد اہل سنت، حضرت علامہ خادم حسین رضوی صاحب قبلہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے اور انگریزوں نے گھڑی ہے!

(علامہ خادم حسین رضوی صاحب قبلہ کے بیان سے ماخوذ)

دعاے مصطفی ﷺ اور حضرت امیر معاویہ

نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اسے ہادی و مہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

(1) سنن ترمذی، ج5، ص687، ر3842

(2) التاریخ الکبیر، ج5، ص240، ر791

(3) الطبقات الکبری، ج7، ص292، ر3746

(4) مسند احمد بن حنبل، ج29، ص426، ر1789

(5) التاریخ الکبیر (السفر الثانی)، ج1، ص349

(6) الآحاد والمثانی، ج2، ص358، ر1129

(7) السنۃ، ج2، ص450، ر697، 699

(8) معجم الصحابہ، ج4، ص490، ر1948

(9) معجم الصحابہ، ج2، ص146

(10) المعجم الاوسط، ج1، ص205، ر656

(11) مسند الشامیین، ج1، ص181، ر311

(12)الشریعہ، ج5، ص2436، ر1915

(13)طبقات المحدثین، ج2، ص343

(14)فوائد، ص211، ر452

(15)تاریخ اصبھان، ج1، ص221

(16)معرفۃ الصحابہ، ج4، ص1836، ر4634

(17)حلیۃ الاولیاء، ج8، ص358

(18)جزء فی احادیث من مسموعات، ص51

(19)تالی تلخیص المتشابہ، ج2، ص539، ر328

(20)الحجۃ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدۃ اہل السنۃ، ج2، ص404، ر379

(21)تاریخ دمشق، ج59، ص80تا83

(22)الاحکام الشرعیۃ الکبری، ج4، ص428

(23)جامع الاصول، ج9، ص107

(24)اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ج5، ص155، ر4985

(25)تھذیب الاسماء واللغات، ج2، ص104

(26)مشکوۃ المصابیح، ج3، ص1758، ر6244

(27)تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج17، ص322

(28)سیر اعلام النبلاء، ج3، ص125، 126
(29) معجم الشیوخ الکبیر، ج1، ص155
(30)تاریخ اسلام، ج4، ص301
(31)الوافی بالوفیات، ج18، ص124
(32)جامع المسانید، ج5، ص536
(33)البدایہ والنھایہ، ج8، ص129
(34) اتحاف المھرۃ بالفوائد المبتکرۃ من اطراف العشرۃ، ج10، ص625، ر13513
(35)اطراف المسند، ج4، ص268، ر5869
(36)تاریخ الخلفاء، ص152
(37)الصواعق المحرقہ، ص310
(38)مکتوبات (امام مجدد الف ثانی)، مکتوب 251، دفتر اول، ج1، ص58
(39)انسان العیون، ج3، ص136
(40)سمط النجوم، ج3، ص155
(41)ازالۃ الخفاء، ج1، ص571، 572
(42)الناھیۃ، ص15

خیال رہے! یہ دعا اس ذات نے فرمائی ہے جس کے غلام مستجاب الدعوات ہیں-

(ماخذ: من ھو معاویہ از علامہ لقمان شاہد صاحب قبلہ)

حضرت امیر معاویہ مومنوں کے ماموں ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کے بھائی ہیں لہذا مومنوں کی ماں کے بھائی مومنوں کے ماموں ہوئے اور کئی معتبر علماے کرام نے یہ بات صرف لکھی ہی نہیں ہے بلکہ اس پر اعتراض کرنے والوں کو منھ توڑ جواب بھی دیا ہے-

(1) السنۃ، ج2، ص434، ر659

(2) ایضاً، ر658

(3) ایضاً، ص433، ر657

(4) اسکات الکلاب العاویۃ بفضائک خال المؤمنین معاویہ، ص75

(5) معاویہ بن ابی سفیان شخصیتہ وعصرہ الدولۃ السفیانۃ، ص214

(6) الشریعہ، ج5، ص2448، ر1930

(7) تفسیر ابن عباس، تحت تفسیر سورہ ممتحنہ، آیت نمبر 7

(8) الثقات للعجلی، ص127، 128، ر218

(9) البدء والتاریخ، ج5، ص13

(10) ایضاً، ص149

(11)الشریعہ، جلل 5، ص 2431، 2448، ر 1930

(12)الاعتقاد، اعتقاد فی الصحابۃ، ص 43

(13)الحجۃ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدۃ اہل السنۃ، ج 1، ص 248

(14)الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر، ص 116، ر 191

(15) کتاب الاربعین فی ارشاد السائرین الی منازل المتقین او الاربعین الطائیۃ، ص 174

(16)تاریخ دمشق، ج 59، ص 55، ر 7510

(17) مثنوی مولوی معنوی، دفتر دوم، بیدار کردن ابلیس معاویہ راکہ برخیز کہ وقت نماز بیگاہ شد، صفحہ نمبر 63

(18)مرقاۃ المفاتیح، ج 4، ص 1557

(19)مرآۃ المناجیح، ج 3، ص 320

(20)امیر معاویہ کے حالات، پہلا باب، ص 40

(21)لعمۃ الاعتقاد، ص 40

(22)مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ج 2، ص 284

(23)البدایہ والنھایہ، ج 4، ص 163

(24)ایضاً، ج 8، ص 125

(25)اتعاظ الحنفاء باخبار الائمۃ الخ، ج1، ص131

(26)الصواعق المحرقہ، ص355

(27)مرقاۃ للقاری، ج8، ص3258، ر5203

(28)غذاء الالباب، ج2، ص457

(29) تحقیق الحق از پیر مہر علی، ص159

(30)فیضان سنت، ص937،938

(ماخوذ از من ھو معاویہ مصنفہ علامہ لقمان شاہد صاحب قبلہ)

امام اعمش اور قصہ گو مقرر

جب امام اعمش رحمہ اللہ بصرہ گئے تو وہاں کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں دیکھا کہ ایک قصہ گو شخص یہ بیان کر رہا تھا کہ "حضرت اعمش سے حضرت ابو اسحاق نے روایت کیا اور حضرت اعمش نے ابو وائل سے روایت کیا...."
یہ سن کر حضرت امام اعمش رحمہ اللہ حلقے (محفل) کے درمیان کھڑے ہو گئے اور بازو بلند کر کے بغل کے بال اکھاڑنے لگے!

جب اس قصہ گو مقرر نے امام اعمش کو دیکھا تو کہنے لگا: اے بوڑھے انسان! کیا تجھے اتنی بھی حیا نہیں کہ ہم یہاں علم کی مجلس میں بیٹھے ہیں اور تو ایسا کام کر رہا ہے؟
امام اعمش رحمہ اللہ نے فرمایا: میں جو کام کر رہا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم کر رہے ہو!
وہ بولا: کیسے؟

امام اعمش رحمہ اللہ نے فرمایا: اس لیے کہ میں ایک سنت ادا کر رہا ہوں اور تو جھوٹ بول رہا ہے۔ میں ہی اعمش ہوں اور جو کچھ تم بول رہے تھے اس میں سے کچھ بھی میں نے تم سے بیان نہیں کیا۔

جب لوگوں نے امام اعمش رحمہ اللہ کی بات سنی تو اس قصہ گو سے ہٹ کر آپ کے گرد جمع ہو گئے اور عرض کرنے لگے: اے ابو محمد! ہمیں احادیث مبارکہ سنایئے۔

(تحذیر الخواص للسیوطی، الفصل العاشر فی زیادات، ص14 بہ حوالہ قوت القلوب، ج1، ص723، ملخصاً)

حضور غوث پاک اور دھوبی کا جھوٹا واقعہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضور غوث پاک علیہ الرحمہ کا ایک دھوبی تھا، جب اس کا انتقال ہوا تو قبر میں فرشتوں نے اس سے سوال کیے جیسا کہ سب سے کرتے ہیں-اس نے ہر سوال کے جواب میں کہا کہ "میں غوث پاک کا دھوبی ہوں" اور اسے بخش دیا گیا-

اس روایت کے متعلق فقیہ ملت، حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ روایت بے اصل ہے-اس کا بیان کرنا درست نہیں لہذا جس نے اسے بیان کیا وہ اس سے رجوع کرے اور آئندہ اس روایت کے نہ بیان کرنے کا عہد کرے، اگر وہ ایسا نہ کرے تو کسی معتمد کتاب سے اس روایت کو ثابت کرے-

(انظر: فتاوی فقیہ ملت، کتاب الشتی، ج2، ص411، ط شبیر برادرز لاہور، س2005ء)

شارح بخاری، حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ حکایت نہ میں نے کسی کتاب میں دیکھی ہے اور نہ کسی سے سنی ہے-احادیث میں تصریح ہے کہ اگر (مرنے والا) مومن ہوتا ہے تو قبر کے تینوں بنیادی سوالوں کا جواب دے دیتا ہے، منافق یا کافر ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا لہذا یہ روایت حدیث کے خلاف ہے مگر یہ بات حق ہے کہ حضرات اولیائے کرام،

ائمۂ دین، بزرگان دین اپنے مریدین، معتقدین اور متعلقین کی قبروں میں نکیرین کے سوالات کے وقت تشریف لاتے ہیں اور جواب میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔

(ملخصاً وملتقطاً: فتاوی شارح بخاری، کتاب العقائد، ج2، ص125، ط دائرۃ البرکات گھوسی، س1433ھ)

مفتی اعظم ہالینڈ، حضرت علامہ مفتی عبد الواجد قادری رحمہ اللہ مذکورہ روایت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ غالباً یہی واقعہ یا اس کے مثل "تفریح الخاطر" میں ہے لیکن اس کے بیان میں تحقیق ضروری ہے۔ یوں ہی مبہم طور پر بلا توضیح کے بیان کرنا خلاف احتیاط ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

(انظر: فتاوی یورپ، کتاب الصلوٰۃ، ص220)

حضرت مولانا محمد اجمل عطاری صاحب اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فقیہ ملت کا قول بیان کرتے ہیں کہ روایت مذکورہ بے اصل ہے۔ اس کا بیان کرنا درست نہیں لہذا جس نے اسے بیان کیا وہ اس سے رجوع کرے.... الخ

(انظر: امام الاولیاء، ص70، ط مکتبہ اعلی حضرت لاہور، س1433ھ)

کیا حضور غوث پاک اور سرکار غریب نواز کی ملاقات ہوئی؟

چند غیر معتبر کتابوں میں اس طرح کے واقعات درج ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور غوث اعظم اور سرکار غریب نواز اجمیری علیہم الرحمہ کی ملاقات ہوئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دونوں بزرگوں کی ملاقات ثابت نہیں- اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے شارح بخاری، حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اس پر سارے مؤرخین کا اتفاق ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا وصال 561ھ میں ہوا ہے، اس پر بھی قریب قریب اتفاق ہے کہ حضرت غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت 537ھ میں ہوئی اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضرت غریب نواز نے 15 سال کی عمر سے علم ظاہری کے حصول کے لیے سفر کیا- ایک مدت تک آپ سمرقند و بخارا میں علم حاصل کرتے رہے- علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد مرشد کی تلاش میں نکلے پھر بیس سال تک مرشد کی خدمت میں حاضر رہے- بیس سال کے بعد خلافت سے سرفراز فرمائے گئے پھر مدینۂ منورہ میں حاضر ہوئے اور سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہندستان کی ولایت عطا فرمائی-

اب حساب لگائیں کہ 15 سال کی عمر تک حضرت غریب نواز اپنے وطن میں رہے اور بیس سال تک علم ظاہر طلب فرماتے رہے تو یہ (15+20)35 سال ہو گئے-

537ھ میں ولادت ہوئی، 35 سال تک علم ظاہر کی طلب میں رہے (537+35) یعنی 572ھ میں آپ نے عراق کا رخ کیا جب کہ سرکار غوث اعظم کا وصال 561ھ میں ہو چکا تھا یعنی حضرت خواجہ اجمیری نے جب عراق کا رخ کیا اس سے 11 سال پہلے حضور غوث پاک کا وصال ہو چکا تھا پھر ملاقات کیسے ہوئی؟

(ملخصاً وملتقطاً: فتاوی شارح بخاری، ج2، ص128 تا 131، ط دائرۃ البرکات گھوسی، س1433ھ)

مذکورہ تفصیل سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ سرکار غوث اعظم اور سرکار غریب نواز اجمیری علیہم الرحمہ کی ملاقات ثابت نہیں۔

تفریح الخاطر میں ایک جھوٹی روایت

مشہور کتاب "تفریح الخاطر" میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی نسبت سے یہ روایت داخل ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک خادم فوت ہو گیا-اس کی بیوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آہ وزاری کرنے لگی-اس نے آپ سے اپنے شوہر کو زندہ کرنے کی التجا کی-آپ نے علم باطن سے دیکھا کہ ملک الموت اس دن قبض کی گئی تمام روحوں کو لے کر آسمان پر جا رہے ہیں-آپ نے اسے روکا اور کہا کہ میرے خادم کی روح واپس کر دو تو ملک الموت نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ میں نے یہ روحیں اللہ تعالی کے حکم سے قبض کی ہیں-

جب ملک الموت نے روح واپس نہیں کی تو آپ نے اس سے روحوں کی ٹوکری (جس میں اس دن قبض کی گئی تمام روحیں تھیں، وہ) چھین لی! اس سے ہوا یہ کہ جتنی روحیں تھیں وہ سب اپنے اپنے جسموں میں واپس چلی گئیں-

ملک الموت نے اللہ تعالی کے حضور عرض کی: مولا تُو تو جانتا ہے جو تکرار آج میرے اور عبد القادر کے درمیان ہوئی، اس نے تمام ارواح چھین لیں- اس پر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ اے ملک الموت بے شک عبد القادر میرا محبوب ہے-تو نے اس کے

خادم کی روح کو واپس کیوں نہیں کیا؟ اگر ایک روح کو واپس کر دیتے تو اتنی روحیں اپنے ہاتھوں سے دے کر پریشان نہ ہوتے۔

(ملخصاً: تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر، المنقبۃ الثامنۃ، ص68، ط قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

اسی روایت کے بارے میں امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا، بس فرق اتنا ہے کہ یہاں خادم کی بیوی کا ذکر ہے اور سوال میں خادم کے بیٹے کا۔ سوال میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب ملک الموت نے روح واپس کرنے سے انکار کیا تو حضور غوث پاک نے انھیں ایک تھپڑ مارا جس کی وجہ سے ملک الموت کی آنکھ باہر نکل گئی!

اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ یہ روایت ابلیس کی گھڑی ہوئی ہے اور اس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام! احمق، جاہل، بے ادب یہ سمجھتا ہے کہ (اس روایت کو بیان کر کے) حضرت غوث اعظم کی تعظیم کرتا ہے حالانکہ وہ حضور کی سخت توہین کر رہا ہے۔

(انظر: فتاوی رضویہ، ج29، ص630، ط رضا فاؤنڈیشن لاہور، س1426ھ)

بارہ سال پہلے ڈوبی ہوئی بارات

چند کتابوں میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک کرامت کا ذکر ملتا ہے کہ آپ نے بارہ سال پہلے ڈوبی ہوئی بارات کو واپس نکال دیا- یہ روایت عوام وخواص میں بہت مشہور ہے لہذا مکمل واقعہ لکھنے کی ضرورت نہیں-

اس روایت پر گفتگو کرتے ہوئے خلیفۂ اعلی حضرت، حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی کرامات درجۂ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ امام یافعی نے لکھا ہے کہ "آپ کی کرامات متواتر یا تواتر کے قریب ہیں اور علما کے اتفاق سے یہ امر معلوم ہے کہ آپ کی مانند کرامات کا ظہور آپ کے بغیر آفاق کے مشائخ میں سے کسی سے نہیں ہوا" مگر یہ بارات والی روایت کسی معتبر نے نہیں لکھی لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اس درجے کے نہ تھے- اکثر میلاد خواں (مقررین) واقف نہ ہونے کی وجہ سے مہمل روایات اولیا وانبیا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ یہاں غلط ہے تو بھی ان کی تعریف پوری ہم نے کر دی- یہ ثواب کی توقع بھی کرتے ہیں، خیر خدا ان پر رحم کرے-

ہزاروں کرامات اولیاءاللہ سے اور اصحاب رسول علیہ السلام سے ظاہر نہ ہوئیں تو کیا جھوٹی روایت کہہ دینے سے ان کا رتبہ بڑھ جائے گا؟ ہر گز نہیں؛ اصحاب رسول تمام غوث و قطب و اولیا سے افضل ہیں اور تحقیق سے ثابت ہے کہ اولیاءاللہ کی کرامات اکثر اصحاب سے زیادہ ہیں- بہر حال یہ روایت کسی معتبر نے نہیں لکھی ہے اور امکان عقلی سے کوئی امر یقینی نہیں ہو سکتی-

ہاں جو شخص منکر کرامات غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ہے وہ خطاکار ہو گیا کیوں کہ تواتر سے ثابت ہے-

(ملخصاً: فتاوی دیداریہ، ص45)

امام اہل سنت، اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ سے جب اس روایت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگرچہ یہ روایت نظر سے کسی کتاب میں نہ گزری مگر زبان پر مشہور ہے اور اس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں لہذا اس کا انکار نہ کیا جائے-

(انظر: فتاوی رضویہ، ج29، ص630، طرضا فاؤنڈیشن لاہور، س1426ھ)

معلوم ہوا کہ اس روایت کا کوئی معتبر و مستند ماخذ موجود نہیں اور ایک پہلو یہ ہے کہ بہ قول امام اہل سنت اس روایت کا انکار بھی نہ کیا جائے لیکن پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ زیادہ مناسب یہی ہے کہ ایسی روایات کو بیان کرنے سے پرہیز کیا جائے- حضرت غوث

اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل بیان کرنے کے لیے دیگر صحیح روایات کو شامل بیان کیا جائے۔

تو میرا غلام، تیرا باپ میرے نانا کا غلام

حسنین کریمین کی شان و عظمت بیان کرنی ہو یا فاروق اعظم کا عشق رسول، دونوں کے لیے ایک روایت کثرت سے بیان کی جاتی ہے جو کچھ یوں ہے:

ایک مرتبہ حسنین کریمین اور فاروق اعظم کے بیٹے بچپن میں ساتھ مل کر کھیل رہے تھے کہ اچانک کسی بات کو لے کر لڑائی ہو جاتی ہے! باتوں ہی باتوں میں امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے فاروق اعظم کے شہزادے سے فرمایا کہ "تو میرا غلام اور تیرا باپ میرے نانا کا غلام"۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے صاحبزادے کو برا لگا اور وہ اس بات کی شکایت کرنے کے لیے اپنے والد کے پاس چلے گئے؛ والد صاحب سے کہا کہ حسنین مجھے ایسا ایسا کہتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جاؤ اور ان سے یہ بات لکھوا کر لے آؤ؛ چناں چہ ابن عمر نے حسنین کریمین سے کہا کہ آپ نے جو کہا ہے اسے کاغذ پر لکھ دیجیے۔ امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی بات لکھ بھی دی۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھوں میں وہ کاغذ دیا گیا تو آپ اسے چومنے لگے اور بہت خوش ہوئے؛ پھر اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا اب مجھے میدان حشر کا

کوئی خوف نہیں کیوں کہ مجھے آل رسول نے رسول اللہ کا غلام لکھ دیا ہے- اس چِٹّھی کو میرے کفن میں رکھ دینا تاکہ منکر نکیر مجھ سے سوالات نہ کریں- پھر آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے حسنین کریمین کے فضائل بتائے اور ان کی غلامی کرنے کا حکم دیا-

یہ واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے- یہ واقعہ اتنا مشہور ہے کہ اکثر مقررین اسے بیان کرتے ہیں- ہم نے کتابوں میں اسے تلاش کیا لیکن ہمیں نہیں ملا- اس کے برعکس جو ملا وہ پیش خدمت ہے:

حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اجمل قادری رحمہ اللہ سے اسی واقعے کے متعلق سوال کیا گیا کہ یہ واقعہ صحیح ہے یا غلط؟ سائل نے یہ بھی لکھا کہ اس واقعے پر صوفی عزیز احمد صاحب بریلوی اور چند علما نے اعتراض کیا ہے- آپ نے جواب میں تحریر فرمایا:

یہ واقعہ کسی عربی کی معتبر و مستند کتاب میں میری نظر سے نہیں گزرا تو یقین کے ساتھ نہ اس کو صحیح کہا جا سکتا ہے نہ غلط-

(فتاوی اجملیہ، ج4، ص629، ط شبیر برادرز لاہور س2005ء)

عبد مصطفی کہتا ہے کہ جو حضرات اس روایت کو بیان کرتے ہیں ان پر لازم ہے کہ حوالہ بھی بیان کریں اور کسی بھی روایت کو بیان کرنے سے پہلے اس بات کو مد نظر رکھیں کہ صرف مشہور ہونے کی وجہ سے کسی روایت کو بیان کرنا درست نہیں-

جا تجھے سات بیٹے ہوں گے

حضرت سیدنا غوث اعظم کی کرامت بتا کر یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک عورت آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: یا حضرت مجھے بیٹا دو! آپ نے فرمایا کہ لوح محفوظ میں تیری قسمت میں بیٹا نہیں ہے۔

عورت نے کہا: اگر لوح محفوظ میں ہوتا تو آپ کے پاس کیوں آتی؟

آپ نے اللہ تعالی سے عرض کیا کہ یا خدا تو اس عورت کو ایک بیٹا دے دے، جواب آیا کہ لوح محفوظ میں نہیں۔ عرض کیا کہ دو بیٹے دے، حکم ہوا کہ جب ایک نہیں تو دو کہاں سے دوں؟

عرض کیا کہ تین بیٹے دے، ارشاد ہوا کہ ایک بھی نہیں تو تین کہاں سے دوں، اس کی تقدیر میں بالکل نہیں! جب وہ عورت ناامید ہو گئی تو غوث اعظم نے غصے میں آکر اپنے دروازے کی خاک سے تعویذ بنا کر دے دی اور کہا کہ جا! تیرے سات لڑکے ہوں گے۔ وہ عورت خوش ہو کر چلی گئی اور اس کے سات لڑکے ہوئے۔

اس روایت کے متعلق حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اجمل قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ کسی معتبر و مستند کتاب میں نظر سے نہ گزرا اور بہ ظاہر بے اصل اور لغو

معلوم ہوتا ہے، ان سے احتراز کرنا چاہیے اور "بہجۃ الاسرار" سے حضرت کی کرامات بیان کرنی چاہییں۔

(ملخصاً: فتاوی اجملیہ، کتاب الحظر والاباحۃ، ج4، ص9، ط شبیر برادرز لاہور، س2005ء)

حضور غوث پاک کا خواب

امام اہل سنت، اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ نے خواب دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے لہذا (اے عبد القادر) تم میرے مذہب میں آ جاؤ، میرے مذہب میں آنے سے میرے مذہب کو تقویت ہو جائے گی، اس لیے حضرت غوث پاک حنفی سے حنبلی ہو گئے؟

اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب میں فرمایا کہ یہ روایت صحیح نہیں۔ حضور غوث پاک ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعۃ الکبری تک پہنچ کر منصب اجتہاد مطلق حاصل ہوا تو مذہب حنبل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ اس کے مطابق فتوی دیا کہ حضور محی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں، لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی۔

(فتاوی رضویہ، ج26، ص433، رضا فاؤنڈیشن لاہور، س1425ھ)

کتے کی تخلیق پر ایک بے اصل روایت

ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پُتلے پر ابلیس نے تھوک دیا تو اللہ تعالی نے وہاں سے مٹی نکال کر کتا بنا دیا۔(ملخصاً)

میں (عبد مصطفی) نے بعض لوگوں کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ "چوں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی سے کتے کو پیدا کیا گیا اسی لیے یہ جانور وفادار ہوتا ہے اور ناپاک اس لیے کہ ابلیس کا تھوک شامل ہے" اس روایت میں اتنے باریک نکتوں کو دیکھ پانا ہمارے بس کی بات نہیں البتہ جو ہماری آنکھوں نے دیکھا اسے بیان کرتے ہیں۔

اس روایت کے متعلق حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت بے بنیاد اور لغو (بکواس) ہے۔ صحیح روایت میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔

(وقار الفتاوی، ج1، ص344)

امام شعبی اور جھوٹا مقرر

امام شعبی جو کہ اجلہ تابعین میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گیا تو دیکھا کہ ایک لمبی داڑھی والا شخص تقریر کر رہا ہے، انھیں لوگ گھیرے ہوئے ہیں؛ اس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا فرمائے ہیں، ہر صور میں دو بار پھونکا جائے گا، ایک بے ہوشی کے لیے ایک قیامت کے لیے۔

امام شعبی نے اس مقرر سے کہا کہ اللہ سے ڈر! جھوٹی حدیث مت بیان کر، اللہ تعالیٰ نے صرف ایک صور پیدا کیا ہے جس میں دو بار پھونکا جائے گا تو اس مقرر نے کہا کہ اے بد کردار تو میرا رد کرتا ہے اور جوتا اٹھا کر امام شعبی کو مارنے لگا پھر پورا مجمع امام شعبی پر ٹوٹ پڑا اور پٹائی شروع کر دی اور امام شعبی کہتے ہیں کہ مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک میں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا کیے ہیں، تو ان لوگوں نے میری جان بخشی۔

(ملخصاً: فتاوی شارح بخاری، ج2، ص130)

آج کل کے مقررین اور عوام کا بھی یہی حال ہے، اگر کوئی شخص کہہ دے کہ فلاں مقرر نے جھوٹا واقعہ بیان کیا ہے تو اس کی خیر نہیں۔

اردو زبان میں ہماری دوسری کتابیں اور رسالے:

بہار تحریر (اب تک 13 حصوں میں)

اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟

اذان بلال اور سورج کا نکلنا

عشق مجازی- منتخب مضامین کا مجموعہ

گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو

شب معراج غوث پاک

شب معراج نعلین عرش پر

حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ

ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت

مقرر کیسا ہو؟

غیر صحابہ میں ترضی

اختلاف اختلاف اختلاف

رمضان اور قضائے عمری نماز

چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ

بنت حوا

سیکس نالج

حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق

کلام عبید رضا

عورت کا جنازہ

ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی

تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام

محرم میں نکاح

ABOUT US

Abde Mustafa Official Is A Team
From **Ahle Sunnat Wa Jama'at**
Working **Since 2014** On The Aim To Propagate
Quraan And Sunnah
Through Electronic And Print Media.

We are :

Writing articles, composing & publishing books, running a special **matrimonial service** for Ahle Sunnat

Visit our official website :

www.abdemustafa.in

about thousand of articles & 150+ tehqeeqi pamphlets & books are available in Urdu, Roman Urdu & Hindi

E Nikah Matrimony

www.enikah.in

If you are searching a Sunni Life Partner then visit and find.
there is also a channel on Telegram
t.me/Enikah (Search "E Nikah Service" on Telegram)

Find & Follow us on Social Media Network :

Subscribe us on YouTube | abdemustafaofficial
Facebook & Instagram | abdemustafaofficial
Telegram Channel | t.me/abdemustafaofficial
Books Library on Telegram | t.me/abdemustafalibrary
or search "Abde Mustafa Official" on Google
for more details WhatsApp on **+919102520764**

PUBLISHER:
SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

POWERED BY:
AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL